یومِ ارض

شعور اور عمل کے درمیان خلا

یومِ ارض ایک عالمی دن ہے جو ہر سال 22 اپریل کو منایا جاتا ہے۔ اس دن کا مقصد زمین، ماحولیات اور قدرتی وسائل کے تحفظ کے بارے میں شعور اجاگر کرنا ہے۔ بظاہر یہ ایک سادہ سا تصور لگتا ہے کہ ہم اپنی زمین کا خیال رکھیں، لیکن حقیقت اس سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہے۔ مسئلہ یہ نہیں کہ لوگ یومِ ارض کے مقصد سے ناواقف ہیں، بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ جو لوگ اس کے بارے میں جانتے ہیں، وہ عملی اقدامات سے دور نظر آتے ہیں۔ آج کے دور میں ماحولیاتی مسائل جیسے آلودگی، جنگلات کی کٹائی، موسمیاتی تبدیلی اور پانی کی کمی ہمارے سامنے کھڑے ہیں۔ تعلیمی اداروں، میڈیا اور سوشل پلیٹ فارمز کے ذریعے ان مسائل پر کافی بات کی جاتی ہے۔ لوگ آگاہی مہمات میں حصہ لیتے ہیں، تقاریر کرتے ہیں، اور سوشل میڈیا پر پیغامات شیئر کرتے ہیں۔ لیکن جب بات عملی اقدامات کی آتی ہے جیسے پلاسٹک کے استعمال میں کمی، پانی کی بچت، یا درخت لگانا تو اکثر لوگ پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

یہ تضاد اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ہمارا مسئلہ علم کی کمی نہیں بلکہ ترجیحات کا بگاڑ ہے۔ ہم وقتی جذبات میں آ کر ماحول کی بات تو کرتے ہیں، مگر اپنی روزمرہ زندگی میں تبدیلی لانے سے گریز کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ہم جانتے ہیں کہ پلاسٹک ماحول کے لیے نقصان دہ ہے، لیکن پھر بھی سہولت کی خاطر اسے استعمال کرتے ہیں۔ ہم درختوں کی اہمیت سے واقف ہیں، مگر خود درخت لگانے یا ان کی حفاظت کے لیے وقت نہیں نکالتے۔

یومِ ارض ہمیں یہ یاد دہانی کرواتا ہے کہ زمین صرف ایک سیارہ نہیں بلکہ ہماری بقا کا ذریعہ ہے۔ اگر ہم نے آج ذمہ داری کا مظاہرہ نہ کیا تو آنے والی نسلوں کو ایک تباہ حال ماحول ورثے میں ملے گا۔ اس دن کا اصل مقصد صرف شعور اجاگر کرنا نہیں بلکہ لوگوں کو عملی اقدامات کی طرف راغب کرنا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی سوچ کو عمل میں بدلیں۔ چھوٹے چھوٹے اقدامات جیسے پانی ضائع نہ کرنا، پلاسٹک بیگز کی جگہ کپڑے کے تھیلے استعمال کرنا، اور زیادہ سے زیادہ درخت لگانا۔

یہ سب مل کر ایک بڑی تبدیلی لا سکتے ہیں۔ حکومت، ادارے اور عوام اگر مل کر کام کریں تو ہم اپنے ماحول کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

یومِ ارض ہمیں ایک سوال دیتا ہے: کیا ہم صرف جاننے والے بن کر رہ جائیں گے، یا عمل کرنے والوں میں شامل ہوں گے؟ فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہے، اور وقت تیزی سے گزر رہا ہے۔